4910 ـ غائبانہ نماز جنازہ، اور تعزیت کا کھانا اور میت کے لیے قرآن پڑھنا

سوال

اگر کوئی شخص ملك يا علاقے سے باہر فوت ہو جائے تو خاندان والوں کے لیے کیا کرنا واجب ہے ؟

1 ـ کیا ہمارے لیے اس کا غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا واجب ہے، تو اس طرح اس کے دو نماز جنازہ ایك تو جہاں فوت ہوا اور دوسرا یہاں ہو گا ؟

2 ـ کیا ہم میت کے ایصال ثواب کے لیے سب اکٹھے ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں ؟

3 ـ کیا ہمارے لیے تین روز اور چالیسواں منا کر لوگوں کو کھانا کھلانا اور قرآن مجید پڑھانا جائز ہے ؟

ہمارے ملك میں اس پر بہت لوگ عمل کرتے ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ فوت ہونے والے کی روح چالیس روز تك گھر آتی رہی ہے تا کہ اجر حاصل کر سکے، جب میں اپنے ملك میں تھا تو میں بھی ایسا کیا کرتا تھا لیکن مجھے کہا گیا ہے کہ نہ تو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور نہ ہی صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا ہے، میں صحیح چیز پر عمل کرنا چاہتا ہوں، اس لیے گزارش ہے کہ آپ قرآن و سنت میں سے کوئی دلیل پیش کریں کہ آیا یہ عمل صحیح ہے یا غلط، آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس جیسی حالت میں مجھے صحیح معلومات فراہم کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب کسی دوسرے ملك میں کسی شخص کا کوئی عزیز کا قریبی دوست فوت ہو جائے تو اگر وہاں جانے میں آسانی ہو تو اس کی نماز جنازہ میں وہاں کا سفر کرنا جائز ہے، کیونکہ اس سفر میں شرعی مصلحت ہے، اور اگرچہ یہ عمل پچھلے دور میں مسلمانوں کے ہاں معروف نہیں تھا، اس لیے کہ ایسا کرنا ممکن نہ تھا لیکن آج دور جدید میں سفر کے تیز وسائل آسان ہونے کی بنا پر ایسا کرنا ممکن ہے.

رہا غائبانہ نماز جنازہ کا مسئلہ تو اس میں علماء کرام کا بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نجاشی کے علاوہ کسی اور کی غائبانہ نماز جنازہ ثابت نہیں، اور نہ ہی یہ منقول ہے کہ مدینہ سے باہر کسی اور شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عظیم محبت ہونے کے باوجود ان کی نماز جنازہ ادا کی ہو.

اور اسی طرح خلفاء راشدین کے متعلق بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جب ان میں کوئی فوت ہوا تو ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی ہو، لیکن غائبانہ نماز جنازہ کا متقضی ہونے کے باوجود مسلمانوں سے ایسا کرنا معروف نہیں رہا، جو کہ

مسلمانوں کا اپنے بھائیوں کو نفع دینے کی حرص رکھنا ہے، اور خاص کر جس شخص کی عام مسلمانوں کے دلوں میں محبت ہو، یا پھر اس کے ساتھ رشتہ داری یا ایسی محبت جو اس کی نماز جنازہ ادا کر کے صلہ رحمی اور قرابت داری اور نیکی و احسان کرنے کو واجب کرتی ہو.

اسی لیے علماء کرام جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے یہ اختیار کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نجاشی کی نماز جنازہ ادا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت میں شامل ہوتا ہے، کیونکہ نجاشی کے ملك میں اس کی نماز جنازہ ادا کرنے والا کوئی شخص نہ تھا، میری نظر میں مندرجہ بالا توجیہ کی بنا پر یہ قول قوی معلوم ہوتا ہے، اور کچھ علماء نے تو امت کے معین قسم کے لوگ مثلا مشہور علماء کرام، اور عادل حکمرانوں کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا مخصوص کیا ہے، اور یہ بھی پہلے قول کے قریب ہی ہے.

اس بنا پر حاضر اور غائب میت کی نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

دوم:

رہا جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کر کے اس کا میت کو ایصال ثواب کرنے کا مسئلہ تو یہ بدعت ہے، چاہے یہ کام بغیر اجرت کے کیا جائے، اور اگر یہ کام اجرت لے کر کیا جائے تو یہ حرام ہے، کیونکہ یہ عمل غیر اللہ کے لیے ہے، اور جو ایسا ہو اس کا ثواب نہیں ملتا، لیکن اگر کوئی شخص خود قرآن مجید پڑھ کر اس کا ثواب کسی رشتہ دار یا دوست کو بغیر جمع ہوئے اور بغیر اجرت لیے ایصال ثواب کرے تو اس میں علماء کرام کے دو قول ہیں:

ایك قول تو اس کے جواز کا ہے کہ قرآن خوانی کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی مشروعیت کی کوئی دلیل نہ ملنے کی بنا پر ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کرنا جائز نہیں، یہی قول راجح بھی ہے.

سوم:

اور خاص کر میت کے گھر والوں کا قرآن خوانی کرانا اور تیسرے روز کھانا پکا کر لوگوں کو کھلانا، اور اسی طرح چالیسواں منانا بھی بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جو اس میں سے نہیں تو وہ کام مردود ہے "

تو یہ مذکورہ کام دین میں نیا نکالا گیا ہے جو کہ مردود ہے اور ایسا کرنے والا شخص گنہگار ہوگا اسے کوئی اجروثواب حاصل نہیں ہوگا، اور یہ دعوی کرنا کہ چالیس روز کے بعد روح اجروثواب حاصل کرنے گھر آتی ہے یہ جھوٹ اور کذب ہے اس کی کوئی دلیل اور اصل نہیں ملتی، جس شخص نے بھی آپ کو کہا ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام نے یہ کام نہیں کیا "

اس نے آپ سے سچ کہا ہے، اور حق بھی یہی ہے کہ کہ مسلمان شخص کے شایان شان اور لائق ہے کہ اس کا کام حق کی تلاش ہونی چاہیے تا کہ اس پر عمل کیا جا سکے، اور باطل کی پہچان کرنی چاہیے تا کہ اس سے اجتناب کیا جائے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.